وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ ۷۵ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ ۷۶
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ ۷۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ ۷۸ سَلٰمٌ
عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۷۹ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۸۰ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
۝ ۸۱ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ ۸۲ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ ۸۳ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ ۸۴ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ ۸۵ اَئِفْكًا اٰلِهَةً
دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ ۸۶ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۸۷ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي
النُّجُوْمِ ۝ ۸۸ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ ۸۹ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ ۹۰ فَرَاغَ اِلٰٓى
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ ۹۱ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ ۹۲

اور بیشک ہمیں نوحؑ نے پکارا تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ۝ اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی ۝ اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی ۝ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ۝ نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں ۝ بےشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو ۝ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے ۝ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ۝ اور بیشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ۝ جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لے کر ۝ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ۝ کیا بہتان سے اللہ کے سوا اور خدا چاہتے ہو ۝ تو تمہارا کیا گمان ہے رب العلمین پر ۝ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا ۝ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ۝ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ۝ پھر ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ۝ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ۝

(ک : ت ✱ ۳۷/۷۵ تا ۹۲)

۷۵۔ (حضرت نوحؑ نے (قوم والوں کو) اسلام کی دعوت دی قوم نے دعوت نہ مانی۔ نوحؑ جب مایوس ہو گئے تو انہوں نے (اللہ تعالیٰ) سے دعا کی کہ ان کی قوم کو تباہ کر دیا جائے (اللہ تعالیٰ نے) ان کی دعا قبول کی اور ہم (اللہ تعالیٰ) (اپنے خاص بندوں کی دعا) اچھے قبول کرنے والے ہیں۔

۷۶۔ "اور ہم نے ان کو بڑے دکھ سے نجات دی" کرب عظیم سے مراد ہے قوم والوں کے ہاتھوں سے پہنچنے والا دکھ اور تکلیفیں۔

2550

۷۷ ۔ اور ہم نے باقی انہیں کی اولاد کو رہنے دیا۔ یعنی نوح کی قوم میں سے کسی کی نسل سوائے نوح کی نسل کے باقی نہیں رہی۔
حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ کشتی سے اترنے کے بعد حضرت نوح کے لڑکوں اور ان کی بیبیوں کے علاوہ سب لوگ مر گئے
(تفسیر مظہری)

۷۸ ۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ ان کا ذکر خیر رہ گیا ہے مجاہدؒ کہتے ہیں کہ سب انبیاء کے لئے لسان صدق (اچھی شہرت)
قتادہؒ و سدیؒ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دوسروں میں آپ کی اچھی ثنا باقی رکھی ضحاکؒ کے نزدیک سلام اور عمدہ تعریف۔

۷۹ ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر جمیل اور تعریف حسن کو باقی رکھا باقی گروہ اور امتیں آپ پر سلام بھیجتے ہیں۔

۸۰ ۔ اسی طرح بندوں میں سے اگر کوئی اچھی طرح اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو ہم اسے یہی جزا دیتے ہیں
یعنی اسے شہرت عطا کر دیتے ہیں کہ اس کے بعد اس کے حسب مرتبہ اس کا تذکرہ ہوتا ہے۔

۸۱ ۔ وہ (نوح علیہ السلام) ہمارے سچے موحد بندوں سے تھے جو دولت ایمان سے مالا مال تھے۔

۸۲ ۔ پھر مخالفین کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ہم نے انہیں ہلاک کر دیا" اس طرح کہ ان کا
نام و نشان تک باقی نہ رہا اور اب اسی قبیح طریقے پر انہیں یاد کیا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۸۳ ۔ قرآن مجید میں لفظ شیعۃ گیارہ جگہ آیا ہے ہر جگہ معنی کا فرق ہے یہاں بھی اسی معنی میں
سمجھیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرقہ میں پیدا ہوئے تھے۔

۸۴ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نوح علیہ السلام کی اولاد میں انہیں کے دین و ملت انہیں کے طریقہ عبادت
پر ہیں۔ خیال رہے کہ حضرت ابراہیمؑ نوح علیہ السلام سے دو ہزار چھ سو چالیس برس بعد ہوئے اور اتنا
دراز زمانے میں صرف دو رسول تشریف لائے حضرت ھود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام (نور العرفان)

۸۵ ۔ یہ استفہام برائے توبیخ ہے یعنی تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم کس کی عبادت کرتے ہو (ضیاء القرآن)

۸۶ ۔ بتانا یہ ہے کہ ان کا یہ سارا کاروبار جھوٹ اور باطل پر مبنی ہے۔ محض جھوٹ سے انہوں نے
حیثیت تراشے اور پھر خود بخود انھیں معبود بنا لیا نہ خدا کا یہ ارشاد ہے نہ خدا کے بندوں نے
ایسا کیا نہ عقل سلیم اس کو گوارا کرتی ہے

۸۷ ۔ ان خود تراشیدہ اصنام کو تم نے خدا بنا لیا ہے اور انھیں امور کائنات میں رب العالمین کا
شریک خیال کرتے ہو تمہارا کیا خیال ہے کہ اتنی بڑی بغاوت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ باز پرس

اس کے غضب سے ڈرو، اس عبادت سے باز آجاؤ، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اس کی وحدانیت کو تسلیم کرو

(ضیاء القرآن)

۸۸۔ "سو آپ نے ایک بار ستاروں کی طرف دیکھا"۔ قتادہؒ کا قول ہے کہ جو شخص کسی امر میں غور و فکر کرے اہل عرب کہتے ہیں "نظر فی النجوم" اس نے ستاروں کی طرف دیکھا۔ قتادہؒ کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے انہیں ٹالنے کے لئے غور و فکر کی حالت میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔

۸۹۔ "فرمایا میں ضعیف (بیمار) ہوں"۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے مستقبل کے اعتبار سے فرمایا یعنی میں مرض الموت میں مبتلا ہونے والا ہوں۔ (آپ نے ان کے معبودوں کے پاس الگ ہو جانا چاہا) (تفسیر ابن کثیر)

۹۰۔ "تب وہ ان سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے"۔ غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر اپنے میلے میں چلے گئے

۹۱۔ "پھر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں" جب وہ (قوم والے) چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بتوں کے پاس پہنچے اور (مضحکہ خیز انداز سے) کہنے لگے کہ یہ شیرینی وغیرہ کے چڑھاوے جو تمہارے سامنے رکھے ہیں یہ کھاتے کیوں نہیں ہو

۹۲۔ "تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں"۔ (وہ اصنام جواب کہاں سے دیتے، تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا تم بولتے بھی نہیں ہو۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ شیعته: فرقہ، گروہ ○ نَظْرَةً: ایک نگاہ بھر کر دیکھنا ○ سقیم: دکھی، بیمار (ا

تفہیمی خلاصہ ○ حضرت نوح علیہ السلام اول المرسلین ہیں ○ حضرت نوح علیہ السلام کے تین صاحبزادے تھے۔ سام، حام اور یافث ○ چوتھا بیٹا یام تھا جو طوفان میں غرق ہوا وہ ناخلف ولد تھا ○ نوح علیہ السلام پر آنے والی نسلیں سلام بھیجتی رہیں گی ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پل صراط سے گزرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام "سلّم سلّم" کہیں گے ○ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نوح علیہ السلام کے دین اور ان کے طریقہ پر تھے۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ ٩٣ فَأَقْبَلُوٓا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝ ٩٤ قَالَ أَتَعْبُدُونَ
مَا تَنْحِتُونَ ۝ ٩٥ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ ٩٦ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ
فِي الْجَحِيمِ ۝ ٩٧ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝ ٩٨ وَقَالَ إِنِّي
ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ ٩٩ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ١٠٠ فَبَشَّرْنَاهُ
بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ ١٠١ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ
أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ط قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِي
إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ ١٠٢ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ ١٠٣ وَنَادَيْنَاهُ
أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ ١٠٤ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ج إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ ١٠٥

پھر تو (ابراہیم) بڑے زور سے ان کو توڑنے پر پل پڑے ۝ پھر جب بت پرست (ابراہیمؑ) کے
پاس دوڑتے ہوئے آئے ۝ (ابراہیم) نے کہا کیا تم اپنے ہاتھ کے تراشے ہوئے بتوں کو پوجتے ہو
۝ حالانکہ اللہ نے تم کو اور تمہارے بنائے ہوئے بتوں کو بنایا ہے ۝ (وہ خجل ہو کر) کہنے لگے
(ابراہیمؑ) کے لئے ایک بھٹی چنو پھر اس کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو ۝ پھر انہوں نے ان سے داؤ
کرنا چاہا (مگر) ہم نے انہیں کو زیر کر دیا ۝ اور (ابراہیمؑ نے (جب کہ ان کے باپ نے ان کو گھر
سے نکال دیا تھا یہ) کہا کہ میں خدا کی طرف جاتا ہوں سو وہ مجھے عنقریب رستہ بتا دے گا ۝ اور
یہ دعا کی) اے رب مجھ کو نیک (فرزند) عطا کر ۝ پھر ہم نے اس کو بردبار لڑکے کی خوشخبری
دی ۝ پھر جب وہ لڑکا (ابراہیمؑ کے ساتھ) چلنے پھرنے لگا تو (ابراہیمؑ نے) کہا بیٹا! میں نے خواب میں
دیکھا کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں پھر تو کہہ تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا ابا جان! جو
کچھ حکم ہوا ہے اس کو بجا لایئے آپ مجھ کو ان شاء اللہ صابر پائیں گے ۝ پھر جب دونوں تیار
ہو گئے اور اس کو (ابراہیمؑ) نے ماتھے کے بل گرا دیا ۝ تو ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیمؑ!
تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک بختوں کو اسی طرح سے بدلہ دیا کرتے ہیں ۝

صٰفٰت (۳۷/۹۳ تا ۱۰۵ * ت:ج)

”تو بتوں کی نظر بچا کر انہیں اپنے داہنے ہاتھ سے مارنے لگے“

۹۳۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا

(جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی)

۹۴۔ "تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے" اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انھیں توڑتے ہو

۹۵۔ "فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو پوجتے ہو"

۹۶۔ "اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو" تو پوجنے (پرستش کئے جانے) کا مستحق وہ ہے نہ (کہ) بت۔ اس پر وہ حیران ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔

۹۷۔ "بولے اس کے لئے ایک عمارت چنو" پتھر کی تیس گز لمبی اور بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور اس میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے "پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو"۔

۹۸۔ "تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا چاہا ہم نے انھیں نیچا دکھا دیا" حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت باہر آئے (کنزالایمان۔حاشیہ)

۹۹۔ (کفار و معاندین حق نے) حضرت ابراہیمؑ کی صداقت کی کئی روشن دلیلیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں لیکن وہ اپنے شرک کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ تو آپ نے ان کو صاف صاف کہہ دیا کہ میں تمہارے اس شرکانہ ماحول سے رخصت ہو رہا ہوں میں وہاں جا رہا ہوں جہاں دل جمعی سے اپنے رب کو یاد کر سکوں۔ چنانچہ آپ وہاں سے عراق، مصر سے ہوتے ہوئے شام تشریف لے گئے

۱۰۰۔ اس وقت تک آپ کا کوئی فرزند نہ تھا۔ شام پہنچ کر آپ نے ایک صالح بیٹے کے لئے التجا کی جو قبول ہ

۱۰۱۔ پس ہم نے مژدہ سنایا انہیں ایک حلیم فرزند کا

۱۰۲۔ جب وہ فرزند دلبند تیرہ چودہ برس کا ہو گیا۔ ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں کیونکہ انبیاء کے خواب بھی بمنزلہ وحی ہوتے ہیں اس لئے آپ سمجھ گئے کہ میرا خداوند کریم مجھے اپنے فرزند کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے فوراً اپنے لخت جگر کو فرمان خداوندی پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے سارا ماجرا اپنے نوخیز بچے کو بھی بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ تو (فرزند جلیل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے) جواب دیا کہ: اے میرے پدر بزرگ و

2554

حکم الٰہی کی تعمیل فوراً فرمایے جیسے آپ صابروں میں سے پائیں گے ۔ اور وہ ذات جو اللہ کے کلمات طیبات کا اضافہ کرے اپنے تمام معبودیت اور نیاز کو چار چاند لگا دیے ۔ (ضیاء القرآن)

۱۰۳ ۔ "غرض دونوں نے خدا کے حکم کو تسلیم کر لیا" یعنی دونوں نے اللہ کے حکم کو مان لیا اور امر خداوندی کے سامنے جھک گئے ۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اور اسماعیل علیہ السلام نے اپنی جان کو سپرد کر دیا ۔ "اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے کروٹ پر لٹایا" حضرت ابن عباسؓ نے اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ کروٹ سے لٹا دیا ، پیشانی دونوں پہلوؤں کے درمیان رہی ۔ یہ واقعہ منیٰ میں صخرہ کے پاس ہوا ۔ علامہ بغوی نے ابو سائب کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " یہ واقعہ اسی قربان گاہ میں ہوا جو آج بھی قربان گاہ ہے "

۱۰۴ ۔ "اس وقت ہم نے ان کو آواز دی اے ابراہیمؑ " (جب والد اور فرزند نے) حکم الٰہی کے سامنے سر جھکا دیا اور (اللہ تعالیٰ نے) اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا اور ابراہیم علیہ السلام کو پکارا کہ

۱۰۵ ۔ " تم نے خواب کو سچ کر دکھایا " کسی کام پر مامور کرنے کا مقصد صرف آزمائش اور اس امر کا امتحان کہ بقدر اختیار بندہ حکم کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں ، اس کے سوا کوئی غرض نہیں ہوتا ۔ "ہم نیکیاں کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں" جس طرح ابراہیمؑ کو ہم نے جزا دی ، ثواب عظیم ذبح کا عطا کیا اور ذبح اسماعیلؑ سے درگزر کی اسماعیلؑ کو بچا لیا اور سارے جہان پر ان کو برتری عنایت کی اسی طرح ہم عام طور پر نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں ۔ (تفسیر مظہری ۴۰)

لغوی اشارے ○ یَزِفُّوْنَ : دوڑتے ہوئے ○ تَنْحِتُوْنَ : تم تراشتے ہو ○ هَبْ : بخشش کر ، عطا کر ○ حَلِيْم : بردبار ، تحمل والا ○ سَعْي : اس نے کوشش کی ، وہ دوڑا ○ تَلَّهٗ : اس کو پچھاڑا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ جملہ افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے ○ نیکی میں اللہ کی رضا ہے ○ اللہ زمان و مکان و جہت کی قید سے پاک ہے ○ انبیاء علیہم السلام کے خواب حق اور وہ بھی وحی ربانی ہوتی ہے ○ جو اپنے امور کو مشیت کی طرف منسوب کرے وہ اپنے معاملات میں نقصان نہیں اٹھاتا ○ جب حضرت ابراہیمؑ کو بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو اس مشعر پر شیطان مدد کے لئے آپ کے سامنے آگیا لیکن آپ آگے نکل چلے تھے پھر

2555

آپ جمرہ عقبہ پر پہنچے وہاں بھی شیطان سامنے آ گیا آپ نے اس پر سات پتھریاں ماریں یہ شیطان چلا گیا۔ پھر آپ جمرہ وسطی پر پہنچے وہاں بھی شیطان آگے آ گیا آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہ شیطان چلا گیا اور پھر جمرہ کبریٰ کے پاس ابراہیمؑ نے شیطان کو پایا یہاں بھی آپ نے اس کو سات سنگریزے مارے اور شیطان چلا گیا ⊖

2556

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ 106 وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ 107 وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ
سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ ۝ 109 كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ 110 إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَبَشَّرْنٰهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ 112 وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى إِسْحٰقَ ط وَمِنْ
ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝ ع 113 وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ 115 وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ 117 وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
۝ 118 وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ 119 سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ 120 إِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ 121 إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ 122

بیشک یہ بڑی کھلی آزمائش تھی ۝ اور ہم نے بچا لیا اسے فدیہ میں ایک عظیم ذبیحہ دے کر ۝
اور ہم نے چھوڑا ان کا ذکر خیر آنے والوں میں ۝ سلام ہو ابراہیم پر ۝ اسی طرح ہم بدلہ دیتے
ہیں نیکوکاروں کو ۝ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ۝ اور ہم نے بشارت دی آپ
کو اسحٰق کی (کہ) وہ نبی ہوگا (زمرہ) صالحین میں سے ۝ اور ہم نے برکتیں نازل کیں اس پر اور
اسحٰق پر اور ان کی نسل میں کوئی نیک ہوگا اور کوئی اپنی جان پر کھلا ظلم کرنے والا ہوگا ۝
اور ہم نے احسان فرمایا موسیٰ و ہارون پر ۝ اور ہم نے بچا لیا ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے
غم و اندوہ سے ۝ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی پس ہو گئے وہی غلبہ پانے والے ۝ اور ہم نے بخشی
ان دونوں کو ایسی کتاب جو نہایت واضح ہے ۝ اور ہم نے ہدایت دی انہیں سیدھے راستے کی
اور ہم نے چھوڑا ان کے ذکر خیر کو پیچھے آنے والوں میں ۝ سلام ہو موسیٰ و ہارون پر ۝
ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں نیک کام کرنے والوں کو ۝ بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں
میں سے ہیں ۝

(۳۷/۱۰۶ تا ۱۲۲ * ت :)

۱۰۶: بیٹے کو ذبح کر دینے کا یہ حکم بلاشبہ کھلا ہوا امتحان تھا۔ اس سے مخلص اور غیر مخلص کی جانچ ہو جاتی
یا (بلاء کا معنی ہے) تکلیف اور کھلی ہوئی سختی تھی اس سے زیادہ سخت حکم اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ بعض ا
تفسیر کے نزدیک بلاء سے مراد نعمت یعنی بیٹے کی قد منیہ سے کر ذبح کر دینے کا حکم اللہ کا بڑا انعام تھا۔

۱۰۷۔ "اور ہم نے ایک بڑا ذبح اس کے عوض دے دیا"۔ روایت میں آیا ہے کہ جب ابراہیمؑ نے ایک آواز سنی
تو نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور جبرئیل نظر آئے جن کے ساتھ سینگوں والا مینڈھا تھا۔ جبرئیلؑ
نے کہا یہ آپ کے بیٹے کا فدیہ ہے اس کی قربانی کر دیجئے۔ اس کے بعد جبرئیلؑ نے تکبیر کہی اور مینڈھے نے بھی
تکبیر کہی (بعد حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے نے بھی تکبیر کہی)۔ پھر منیٰ کی "قربان گاہ" میں جا کر مینڈھے کو ذبح کر دیا۔ بجائے بیٹے کے فدیہ پیش کرنے والے تو حقیقت
میں ابراہیمؑ تھے لیکن قربانی کا جانور اللہ کا عطا کردہ تھا اور اللہ ہی نے جانور کو بجائے اسماعیلؑ کے
ذبح کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے فدیناہ میں فعل فدیہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی۔

۱۰۸۔ اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے رہنے دی۔ الآخرین سے مراد ہیں اگلے
زمانے میں آنے والی قومیں۔

۱۰۹۔ "ابراہیم پر سلام ہو" ابراہیم کے لئے سلامتی

۱۱۰۔ "ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں"۔ ابراہیم کے لئے سلامتی اس وجہ سے ہوئی کہ ہم نیکی
کرنے والوں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں۔

۱۱۱۔ بلاشبہ وہ ہمارے (خالص پختہ) ایمان والے بندوں میں سے تھا۔ (تفسیر مظہری)

۱۱۲۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ایک بیٹے کو ذبح کرنے چلے تھے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور
ان کے خلوص کے بدلہ میں" اور دوسرے بیٹے اسحاقؑ کا بھی مژدہ دیا جو نبی اور نیک بختوں میں سے تھے

(تفسیر حقانی)

• واقعہ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ ہیں۔

۱۱۳۔ "اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر"۔ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری
برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت
سے انبیاء کئے حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک "اور ان کی اولاد میں
کوئی اچھا کام کرنے والا" یعنی مومن "اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا" یعنی کافر۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کہ کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد کبھی بد سے نیک۔ نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے۔

۱۱۴" اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا" کہ انہیں نبوت و رسالت عطا فرمائی۔

۱۱۵" اور انہیں اور ان کی قوم" بنی اسرائیل "کو بڑی سختی سے نجات بخشی" کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی

۱۱۶" اور ہم نے ان کی مدد فرمائی" قبطیوں کے مقابل "تو وہی غالب ہوئے" فرعون اور اس کی قوم پر۔

۱۱۷" اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی" جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے (کنزالایمان۔حاشیہ)

۱۱۸" اور ان کو سیدھی راہ دکھائی" کہ اول ہی سے انہیں شرک و کفر گناہ سے محفوظ رکھا۔ باوجودیکہ موسیٰ علیہ السلام کی پرورش بڑے فاسق و کافر کے گھر ہوئی۔

۱۱۹۔ اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی۔

۱۲۰" سلام ہو موسیٰ و ہارون پر" مخلوق ان دونوں بزرگوں کو سلام بھیجتی رہتی ہے اور ان کا ذکر خیر کرتی رہتی ہے یا خالق کی طرف سے وہ دونوں ہمیشہ امن و سلامتی میں رہیں گے۔

۱۲۱" بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو" معلوم ہوا کہ نیک کاروں کو ثوابوں کے علاوہ دنیا میں ذکر خیر اور امن و سلامتی بھی عطا ہوتا ہے۔

۱۲۲۔ بے شک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں" خیال رہے کہ ایمان کی کشتی میں امتی اور نبی دونوں ہی سوار ہوتے ہیں مگر امتی تو پار لگنے کے لئے اور نبی پار لگانے کے لئے سوار ہونے کی نوعیت میں فرق ہے ہم مومن ہیں انبیاء کرام ایمان والے۔ (نورالعرفان)

لغوی اشارے ۞ بَلٰٓؤُا۔ آزمائش ۞ فَدَيْنٰهُ: ہم نے اس کو بچا لیا اور اس کے عوض دوسری چیز ۞ ذِبْحٍ: قربانی ۞ تَرَكْنَا: ہم نے چھوڑ دیا ۞ نَجْزِي: ہم بدلہ دیتے ہیں ۞ ذُرِّيَّةِ: اولاد ۞ مُحْسِنٌ: فریضہ سے زیادہ ادا کرنے والا۔ ہر قسم کی خوبی پیدا کرنے والا ۞ مَنَنَّا: ہم نے بڑا احسان کیا ۞ کَرْب: بڑی مصیبت ۞ الْمُسْتَبِيْنَ: واضح کھلی ہوئی ہدایت والی ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① آزمائش سے مخلص و غیر مخلص کا اثبات کیا جاتا ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قربانیوں کو موٹا کرو وہی پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔ (۲) ⊖ بقول حضرت ابن عباسؓ حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ بننے والا دنبہ وہی تھا جسے ہابیل نے قربانی کے لئے بارگاہ ایزدی میں پیش کیا تھا ⊖ صلاح و فساد میں اور طاعت و معصیت میں نسب کو کوئی تعلق نہیں کبھی نیک سے بد اور مومن سے کافر۔ کبھی اس کے برعکس پیدا ہوتے ہیں ⊖ اپنا احسان جتلانا مخلوق کے لئے ناروا ہے اور خالق جتلائے تو وہ مالک ہے ○

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ١٢٣ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ ١٢٤ أَتَدْعُونَ بَعْلًا
وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ ١٢٥ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ ١٢٦
فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ ١٢٧ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ ١٢٨ وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ ١٢٩ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ ١٣٠ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ ١٣١
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ١٣٢ وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ١٣٣ إِذْ نَجَّيْنَاهُ
وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ١٣٤ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ١٣٥ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ ١٣٦
وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ۝ ١٣٧ وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ ١٣٨ ع

اور بے شک الیاس بھی رسولوں میں سے ہیں ۝ جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیوں
نہیں ڈرتے ۝ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑتے ہو ۝
اللہ کو جو کہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ۝ پھر انھوں نے اس کو جھٹلایا
تو وہ عذاب میں گرفتار کئے گئے ۝ مگر اللہ کے خالص بندے (محفوظ رہے) ۝ اور پچھلی امتوں
میں ہم نے ان پر یہ چھوڑا ۝ کہ الیاس پر سلام ہو ۝ ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں
۝ کیوں کہ وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں ۝ اور البتہ لوط بھی رسولوں میں سے
ہے ۝ جب کہ ہم نے اس کو اور اس کے سب کنبہ کو بچا لیا ۝ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے
رہ جانے والوں میں سے تھی ۝ پھر اور سب کو ہم نے ہلاک کر دیا ۝ اور البتہ تم ان کی بستیوں
پر سے صبح ہوتے ۝ اور رات کو بھی گزرتے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے ۝ (۳۷/۱۲۳ تا ۱۳۸ * ت: ج

۱۲۳: اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ۔ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے
۱۲۴: جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ۔ یعنی کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں
۱۲۵: کیا بعل کو پوجتے ہو ۔ بعل ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز تھی چار منہ تھے
اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس شام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس سے بعلبک مرکب
ہوا یہ بلاد شام میں ہے ۔ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے
۱۲۶ ۔ اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ۔ اس کی عبادت ترک کرتے ہو ۔

2561

۱۲۷۔ "پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے جائیں گے" جہنم میں

۱۲۸۔ "مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے" یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔ (کنزالایمان/حاشیہ)

۱۲۹۔ اور ہم نے چھوڑا ان کا ذکر خیر پیچھے آنے والوں میں

۱۳۰۔ سلام ہو الیاس پر

۱۳۱۔ ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں نیک کام کرنے والوں کو

۱۳۲۔ بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں (ضیاءالقرآن)

۱۳۳۔ اور بیشک لوط بھی پیغمبروں میں ہیں

۱۳۴۔ (یاد کرو) جب بچا لیا ہم نے انہیں اور ان کے سارے اہل خانہ کو

۱۳۵۔ بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔

جب لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو ہم نے ان کی بیوی کے سوا سب گھر والوں کو اس عذاب سے بچا لیا اور ان کی بیوی عذاب میں باقی رہنے والوں میں رہی۔

۱۳۶۔ "پھر ہم نے برباد کر دیا دوسرے لوگوں کو" دمرنا کا معنی اهلكنا ہے یعنی ہم نے ہلاک کر دیا۔

۱۳۷۔ "اور تم گزرتے رہتے ہو ان (کے اجڑے دیاروں) پر صبح کے وقت"

۱۳۸۔ "اور رات کے وقت کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے"

اے اہل مکہ (مشرکین مکہ) جب تم شام کی طرف سفر کرتے ہو تو سدوم کی بستی تمہارے راستہ میں آتی ہے تم ان کی تباہ شدہ مکانوں کے کھنڈرات سے صبح و شام گزرتے ہو ✯ کیا تم صاحب عقل نہیں کہ ان بستیوں سے عبرت حاصل کرو۔ (تفسیر مظہری)

لغوی رشارے ⊕ تدعون: تم پکارتے ہو ⊕ تذرون: تم چھوڑتے ہو ⊕ عجوز: بڑھیا ⊕ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊕ حضرت الیاسؑ حضرت ہارونؑ کی اولاد سے تھے ⊕ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برادرزادہ تھے ⊕

الیاس کی دوسری لغت الیاسین ہے ⊕

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ١٣٩ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ ١٤٠ فَسَاهَمَ فَكَانَ
مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ ١٤١ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ ١٤٢ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ
الْمُسَبِّحِينَ ۝ ١٤٣ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ ١٤٤ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَ
هُوَ سَقِيمٌ ۝ ١٤٥ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ۝ ١٤٦ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ
أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ ١٤٧ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ ١٤٨ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ
الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ ١٤٩ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝
أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝ ١٥١ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ ١٥٢
أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ ١٥٣ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ ١٥٤ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ ١٥٥

اور بیشک یونس بھی (ہمارے) رسولوں میں سے ہیں ۝ جب وہ بھاگ کر گئے تھے بھری ہوئی کشتی
کی طرف (سوار ہونے کے لئے) ۝ پھر قرعہ اندازی میں شریک ہوئے اور دھکیلے ہوؤں میں سے ہوگئے ۝
پس نگل لیا انہیں حوت نے درآنحالیکہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے ۝ پس اگر وہ
اللہ کی پاکی بیان کرنے والوں سے نہ ہوتے تو پڑے رہتے مچھلی کے پیٹ میں قیامت کے دن تک ۝
پھر ہم نے ڈال دیا انہیں کھلے میدان میں اس حال میں کہ وہ بیمار تھے ۝ اور (ان کی حفاظت کے لئے
ہم نے) اُگا دی ان پر کدو کی بیل ۝ اور ہم نے بھیجا تھا انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں
کی طرف ۝ پس وہ ایمان لائے اور ہم نے لطف اندوز ہونے دیا انہیں کچھ وقت تک ۝ ذرا
پوچھیے ان (نادانوں) سے کیا آپ کے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے ۝ کیا جب ہم نے
فرشتوں کو مونث بنایا تو کیا وہ موجود تھے ۝ غور سے سنو! وہ جھوٹی تہمت لگاتے ہیں جب
وہ کہتے ہیں کہ ۝ اللہ نے بچے جنے اور وہ بلاشبہ جھوٹ بکتے ہیں ۝ کیا اس نے پسند کی ہیں (اپنے لئے)
بیٹیاں بیٹوں کو چھوڑ کر ۝ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو ۝ کیا تم غور و فکر نہیں کیا کر

(ص: ت * ۱۳۹ تا ۱۵۵ / ۳۷)

۱۳۹۔ "اور بیشک یونس بھی (ہمارے) رسولوں میں سے ہیں" صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آ
نے ارشاد فرمایا: "کسی بندے کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّٰی سے افضل ہوں

اور آپ کو آپ کی والدہ کی طرف منسوب فرمایا۔ (بخاری) ایک روایت میں ہے کہ یہ نام آپ کے والد کا ہے

۱۴۰: جب وہ بھاگ کر گئے تھے بھری ہوئی کشتی کی طرف (سوار ہونے کے لئے)۔ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اس سے مراد سامان سے بھری ہوئی کشتی۔

۱۴۱: پھر قرعہ اندازی میں شریک ہوئے اور دھکیلے ہوؤں میں سے ہو گئے: قرعہ اندازی کی تو آپ مغلوب ہو گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ کشتی کو چاروں طرف سے موجوں نے گھیر لیا تھا۔ انہوں نے قرعہ اندازی کی کہ جس کے نام کا قرعہ نکل آئے اسے سمندر میں پھینک دیا جائے تاکہ کشتی کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ چنانچہ قرعہ میں اللہ کے نبی حضرت یونسؑ کا نام نکلا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ وہ آپ کو پانی میں بہانا نہیں چاہتے تھے لوگوں کے روکنے کے باوجود آپ خود

۱۴۲۔ ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بحر اخضر کی ایک بہت بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ سمندر کو چیرتی ہوئی آجائے اور حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لے نہ ان کے جسم پر کوئی خراش آئے اور نہ کوئی ہڈی ٹوٹے چنانچہ وہ مچھلی آئی اور جب حضرت یونسؑ نے چھلانگ لگائی اس نے آپ کو نگل لیا اور سمندروں میں چلنے پھرنے لگی۔

۱۴۳۔ پس اگر وہ اللہ کی پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے: بار بار اللہ کی عبادت کی اور دعا کی میں نے تیرے لئے ایسی جگہ مسجد بنائی ہے جہاں کوئی نہ پہنچا ہوگا۔

۱۴۴۔ تو ٹھہرے رہتے مچھلی کے پیٹ میں قیامت کے دن تک: قتادہ کہتے ہیں آپ سات دن مچھلی کے شکم میں رہے۔ حضرت جعفر صادقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض چالیس دن کہتے ہیں اور بعض صبح سے شام تک بتاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

⊛: اگر وہ عبادت کرنے والوں (تسبیح) کرنے والوں میں سے نہ ہوتے (تو)۔ مچھلی کے پیٹ میں (وفات پا جاتے اور وہی مچھلی ان کے لئے قبر ہوتی اور مچھلی کے اجزاء کے ساتھ ملے رہتے اللہ تعالیٰ کو علم تھا اور قیامت تک اسی کیفیت میں رہتے (تفسیر مظہری۔ کر)

۱۴۵: پھر ہم نے ان کو (مچھلی کے پیٹ سے باہر کرکے) ایک میدان میں ڈال دیا اور اس وقت وہ بدحال تھے یعنی مچھلی کو اگل دینے کا حکم دے دیا * العراء یعنی وہ جگہ جو درختوں وغیرہ سے خالی ہو * سقیم یعنی نحیف پرندوں کے چوزے کی طرح تھے۔ آپ کا گوشت سب گل گیا تھا ہڈیاں کمزور ہو گئی تھیں۔ بدن میں قوت باقی نہیں رہی تھی۔

۱۴۶: اور ان پر ہم نے ایک بیلدار درخت لگا دیا تھا * جس درخت کا تنا نہ ہو اور اس کی بـ

2564

زمین پر پھیلتی ہے اور سردیوں کے زمانہ میں باقی نہیں رہتا ہے وہ یقطین ہے جیسے کدو، کھیرا، ککڑی، خربوزے کی بیل۔

خلاف معمول اس بیل دار درخت کا تنا بھی تھا۔ (تفسیر مظہری ج۔)

• یہ (حضرت یونس علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ) یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا

اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور

اپنا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دے کر صبح و شام آپ کو دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم

مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

۱۴۷۔ اور ہم نے اسے "پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینوی کے" لاکھ آدمیوں کی

طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔

۱۴۸۔ "تو وہ ایمان لے آئے" آثار عذاب دیکھ کر "تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا۔"
یعنی ان کی آخر عمر تک راحتیں اور آسائش کے ساتھ رکھا۔ اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم

۱۴۹۔ "تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں" جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ

کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں "اور ان کے بیٹے" یعنی اپنے لئے تو بیٹیاں گوارا نہیں

کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

۱۵۰۔ "یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے" ۔ دیکھ رہے تھے کیوں کر ایسی بیہودہ بات کہتے

(کنز الایمان)

۱۵۱۔ خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنا سخت جرم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا اولاد اور شریک

سے پاک ہونا عقل سے بھی معلوم ہو سکتا ہے جسے نبی کی تعلیم نہ پہنچے وہ بھی اس پر ایمان لائے

۱۵۲ (اپنے بہتان سے کہتے ہیں) "کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک ضرور وہ جھوٹے ہیں"

۱۵۳۔ "کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر"

۱۵۴۔ "تمہیں کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو" تم کیسے احمق ہو۔ دنیا میں ہر شخص اپنی نسل چلنے بڑھانے

میں کام آنے کے لئے لڑکے چاہتا ہے نہ کہ لڑکیاں۔ آیت کا یہ مطلب نہیں کہ لڑکے اچھے ہوتے ہیں

اور لڑکیاں بری جیسا کہ مشرکین عرب کہتے تھے۔

2565

۱۵۵۔ "تو کیا دھیان نہیں کرتے" کہ اولاد و نسل چلنے کے لئے ہوتی ہے اور نسل کی ضرورت اسے ہے جو
فوت ہو جاتا ہے۔ دیکھو سورج، چاند، ستاروں کی اولاد نہیں۔ تو رب تعالیٰ کو اولاد کی کیا ضرورت ہے (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ اَبَقَ: وہ بھاگا ○ مَشْحُون: بھرا ہوا ○ سَاهَمَ: اس نے قرعہ ڈلوایا ○
مُدْحَضِينَ: قرعہ اندازی میں ہار جانے والے ○ حُوت: مچھلی ○ مُلِيم: ایسا کام کرنے والا جس پر
ملامت کی جائے ○ لَبِثَ: وہ رہا، وہ ٹھہرا رہتا ○ عَرَاء: چٹیل میدان ○ يَقْطِين: کدو کا درخت

تفہیمی خلاصہ ○ متّٰی حضرت یونس علیہ السلام کے والد یا والدہ کا نام ہے ○ آپ حضرت ہود علیہ السلام کی اولاد سے
ہیں ○ آپ ذوالنون اور صاحب الحوت ہیں ○ نینوی ایک قصبہ ہے ارض موصل میں دریائے دجلہ کے کنارے ○
حضرت یونس ع مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک ٹھہرے رہے ○ بطن حوت میں حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح
لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین تھی ○ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں بڑی برکت ہے ○
سبحان اللہ کا وظیفہ عذاب کو ٹال دیتا ہے ○ اللہ کا ذکر ظلمت میں چراغ ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے یا اللہ مجھے ان لوگوں کے متعلق شفاعت کی اجازت بخشیے
جنہوں نے دنیا میں کوئی ایک نیکی بھی نہ کی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ شان تو میری ہے اور ایسے بندوں کو تو میں خود بخشوں گا اس وقت اعلان ہوگا کہ دوزخ سے ان
لوگوں کو نکال دو جنہوں نے صرف ایک بار اللہ کو یاد کیا ہو ○

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥٦ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝١٥٧ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝١٥٨ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٥٩ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝١٦٠ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝١٦١
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝١٦٢ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝١٦٣ وَمَا مِنَّآ اِلَّا
لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝١٦٤ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝١٦٥ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝١٦٦
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝١٦٧ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦٨ لَكُنَّا
عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝١٦٩ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝١٧٠ وَلَقَدْ سَبَقَتْ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٧١ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝١٧٢

یا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے ۝ اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو ۝ اور انہوں نے خدا میں اور جنوں میں رشتہ مقرر کیا حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے ۝ یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے ۝ مگر خدا کے بندگان خالص (مبتلائے عذاب نہیں ہوں گے) ۝ سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو ۝ خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے ۝ مگر اس کو جو جہنم میں جانے والا ہے ۝ اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے ۝ اور ہم صف باندھے رہتے ہیں ۝ اور (خدائے) پاک (ذات کا) ذکر کرتے رہتے ہیں ۝ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ۝ کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی ۝ تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے ۝ لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب ان کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا ۝ اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے ۝ کہ وہی (مظفرو) منصور ہیں ۝ (۳۷/۱۵۶ تا ۱۷۲ ✱ت : ج)

۱۵۶۔ یا تمہارے لئے کوئی کھلی سند ہے

۱۵۷۔ "تو اپنی کتاب لاؤ" جس میں یہ سند ہو "اگر تم سچے ہو۔

۱۵۸۔ اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا" جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے۔ "اور بے شک جنوں کو معلوم

2567

ہے کہ وہ " یعنی وہ جن بیہودہ بات کے کہنے والے " ضرور حاضر لائے جائیں گے " جہنم میں عذاب کے لئے۔

۱۵۹ - پاک ہے اللہ ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں

۱۶۰ " مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے " ایماندار اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار
نابکار کہتے ہیں۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۱۶۱ - پس تم اور جن (جھوٹے خداؤں) کی پوجا کرتے ہو " یعنی تم اور تمہارے یہ باطل معبود

۱۶۲ - تم (سب مل کر) اللہ کے خلاف (کسی کو) نہیں بہکا سکتے " خواہ کتنی ہی تگ و دو کریں
کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔

۱۶۳ - مگر اسے جو جانے والا ہے بھڑکتی آگ کو " لیکن ان بدبختوں کو تم گمراہ کر دو گے جن کا جہنمی
ہونا علم الٰہی میں پہلے ہی متعین ہے۔

۱۶۴ " اور فرشتے کہتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کے لئے مقام متعین ہے " یہ فرشتوں
کا قول ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا مرتبہ عبودیت میں متعین ہے یا آسمانوں میں اللہ کی عبادت کرنے کی جگہ
متعین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آسمان چرچرایا اور چرچرانا اس کا حق ہے۔
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آسمان میں چار انگلیوں کے برابر کوئی
ایسی جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے پیشانی رکھے ہوئے نہ ہو۔

۱۶۵ " اور بیشک ہم پرے باندھے (مقام نیاز میں) کھڑے ہیں " امام مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس طرح صفیں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے
رب کے حضور صفیں باندھتے ہیں۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں
باندھتے ہیں۔ فرمایا " وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں زیادہ فاصلہ نہیں رکھتے۔
آیت کا مطلب یہ ہے کہ طاعت کی ادائیگی میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۱۶۶ - " اور بیشک ہم اس کی پاکی بیان کرنے والے ہیں " یعنی اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ہر
اس چیز سے جو اس کی شان کے لائق نہیں مثلاً بیٹا بنانا وغیرہ (تفسیر مظہری - ک)

۱۶۷۔ کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے " اور بے شک وہ کہتے تھے "

۱۶۸۔ " اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی " یعنی اگر ہمارے پاس آسمانی کتاب آتی تو ہم یہود ونصاریٰ کی طرح گمراہ اور سرکش نہ ہوتے ۔

۱۶۹۔ " تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے " یعنی (ہم) رب تعالیٰ کے عابد اور فرمانبردار ہوتے مگر جب ان کے پاس یہ رسول اور قرآن مجید تشریف لائے

۱۷۰۔ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب جان لیں گے ۔

۱۷۱۔ " اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے " اس طرح کہ آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے ۔ " ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے کہ بے شک انہیں کی مدد ہوگی " یعنی جہاد میں آخر فتح انبیاء اور ان کے مددگاروں کی ہوگی ۔ اسی لئے کوئی نبی جہاد میں کفار کے ہاتھوں شہید نہ ہوئے یا دلیل وحجت میں فتح صالحین کی ہوگی ۔

۱۷۲۔ اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا " حزب اللہ اور جند اللہ وہ جماعت ہے جو اللہ کے کام کا ارادہ وتہیہ کرے ۔ علماء دین یا غازی یا عام مومنین جو خدمت دین اپنے ذمہ لیں ، انجام کار غلبہ انہیں کا ہے ۔ میدان کربلا میں امام حسین کا منشاء پورا ہو گیا یعنی اسلام کی حفاظت ۔
(نور العرفان)

لغوی اشارے ⦶ نسبًا : باپ کے رشتہ دار ⦶ یصفون : جو وہ بیان کرتے ہیں ⦶ صال : پہنچنے والا
صافّون : صف باندھنے والے ⦶ منصورون : مدد کئے گئے یعنی غالب ⦶ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⦶ ہر دعویٰ کے لئے دلیل ضروری ہے ⦶ جو سراسر خیر ہو اسے ملک (فرشتہ) اور جو سراپا شرارت ہو اسے شیطان کہا جاتا ہے ⦶ ملائکہ پر ہر آن عبادت فرض ہے ⦶ شب معراج کے بعد صف بندی کے ساتھ نماز ادا ہوئی ⦶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " نوافل بہترین طریقہ سے ادا کرو تاکہ ان سے فرائض کی تکمیل ہو ⦶ نوافل بندے کا مولا کے پاس ہدیہ وتحفہ ہے ⦶ ہدیہ محبت کا بہترین ذریعہ ہے ⦶ حدیث شریف میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ دے کر محبت بڑھاؤ ⦶ قرآن مجید ذکر عظیم ہے ⦶ مستحب ہے کہ قرآنی آیات جہر سے اور آیات پہ ہاتھ رکھ کر تلاوت کرے تاکہ زبان کو پڑھنے آنکھ کو دیکھنے اور ہاتھ کو آیات مس کرنے کا شرف حاصل ہو

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ۱۷۳ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ۱۷۴ وَاَبْصِرْهُمْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ ۱۷۵ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ۱۷۶ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ۱۷۷ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ۱۷۸ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ
يُبْصِرُوْنَ ۝ ۱۷۹ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ ۱۸۰ وَسَلٰمٌ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۱۸۲

اور بیشک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا ۝ تو ایک وقت تم ان سے منہ پھیر لو ۝ اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ۝ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ۝ پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی ۝ اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو ۝ اور انتظار کرو کہ عنقریب دیکھیں گے ۝ پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے ۝ اور سلام ہے پیغمبروں پر ۝ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے ۝ (۳۷/۱۷۳تا۱۸۲ * ت:ک)

۱۷۳: اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب ہوا کرتا ہے ۔ ہمارا وعدہ ہے کہ ہمارے لشکر ہی کامیاب و کامران رہیں گے (یہ ہمارا قانون عام ہے)

۱۷۴: پس آپ رخ (ذرا) پھیر لیجئے ان سے تھوڑی دیر ۔ اس سے مراد وہ دن ہے جس دن دنیا میں ان پر عذاب آئے گا * اس دن سے مراد بدر کا دن ہے * جس دن اللہ تعالیٰ نے جنگ کرنے کا حکم دے دیا۔

۱۷۵: اور ملاحظہ فرماتے رہیے ان کے (حالات) کو وہ (خود بھی) اپنا انجام دیکھ لیں گے ۔ یعنی آپ ان کو مقتول، مغلوب اور عذاب میں مبتلا دیکھئے ۔ آیت کا اسلوب ہی اشارہ ہے کہ یہ کام عنقریب ہونے والا ہے، زیادہ آپ کے سامنے ہے اور خود دنیا میں ہم نے آپ کی تائید و نصرت یا آخرت میں ثواب اور دنیا و آخرت میں ان کفار پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے وہ یقیناً یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے ۔ (تفسیر مظہری ج۰)

۱۷۶: آپ کی تکذیب اور انکار کے باوجود وہ عذاب کی جلدی میں ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا اور جلد سزا ملے گی ۔ اس کا مطلب وہ نادان اپنے کفر و عناد کے ساتھ عذاب و سزا کے لئے بے تاب ہیں۔

۱۷۷: جب ان کے صحن پر عذاب نازل ہوگا تو ان کی ہلاکت اور تباہی کے لحاظ سے یہ بدترین دن ہوگا ۔

صحیحین میں حضرت انسؓ سے مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح سویرے خیبر پر (اقدام) کیا۔ جب وہ اپنے کلہاڑے
اور کدالیں لے کر باہر نکلے لشکر کو دیکھا تو وہ واپس پلٹے اور پکار رہے تھے۔ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اور لشکر۔ سرکار نے فرمایا "اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کا
صبح بڑی خطرناک ہوتی ہے جنہیں ڈرایا جا رہا تھا۔" (تفسیر ابن کثیر)

۱۷۸۔ آپ کچھ وقت تک ان کا خیال چھوڑ دیجئے۔

۱۷۹۔ یہ بطور تاکید دوبارہ فرمایا۔ یا پہلے جملے سے مراد دنیا کا وہ عذاب ہے جو اہل مکہ پر بار بار قحط اور دیگر
شکلوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں کافروں کے قتل و سلب کی صورت میں آیا اور دوسرے جملے میں اس عذاب
کا ذکر ہے جس سے یہ کفار روز قیامت میں دوچار ہوں گے۔ (کماص)

۱۸۰۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کا جاننا حتی المقدور (چاہیئے) اور اس کی صفات تین قسم کی ہیں۔ اول تمام
عیوب نقص سے اس کو پاک جاننا اس کے لئے لفظ سبحٰن آیا۔ دوم اس کے لائق صفات الوہیت
سے واقف ہونا اس کے لئے "ربک رب العزۃ" آیا ربوبیت حکمت و رحمت علم و قدرت پر دال ہے
عزۃ کمال قدرت و جبروت پر۔ سوم یہ کہ وہ اپنی خدائی میں شریک ہونے سے پاک ہے
اس کے لئے عما یصفون آیا۔

۱۸۱۔ دنیا میں کن لوگوں کا طریقہ ایسا ہے کہ جس کے اختیار کرنے سے سعادت دارین حاصل ہو
اور سلامتی اور ذکر جمیل کے قابل ٹھہرے سو وہ رسولوں کا طریقہ ہے اس کی طرف وسلٰم
علی المرسلین میں اشارہ ہوا کہ ان پر سلامتی ہے۔ (تفسیر حقانی)

۱۸۲۔ یہ بندے کو ہر حال میں ہر طرح اللہ کی حمد کرنی چاہیئے اور اپنے وعظ و کلام (کو) اللہ کی حمد
سے شروع اور اللہ کی حمد پر ختم کرنا چاہیئے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ جُنْدٌ: لشکر ○ حِیْنٌ: وقت، زمانہ، مدت ○ سَاحَتِهِمْ: ان کا میدان،
ان کا صحن ○ سَآءَ: برا ہے ○ صَبَاحُ: صبح۔ دن کا ابتدائی حصہ ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت ہمیشہ غالب رہے گی" ○

ہمارا پروردگار شریک و شبیہ سے پاک ہے ⊖ سلام یعنی ہر دکھ تکلیف سے سلامتی و نجات اور جمیع
مقاصد میں کامیاب ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب مجھ پر سلام عرض کرو تو دوسرے
رسل کرام کو بھی سلام عرض کرو ⊖ فرمایا" جب تم مجھ پر درود وسلام عرض کرو اسے عام کرو یعنی اس
میں آل و اصحاب کو بھی شامل کرو ⊖ الحمد للہ وہ کلمہ ہے جس سے ذات و صفات کے کمالات کا
اثبات کیا جاتا ہے ⊖ مصیبت اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لانا پاکبازوں کا طریقہ ہے
⊖ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو چاہے کہ قیامت میں اس کا پلڑا نیکی کا پورا اور کامل ہو
تو اسے چاہیے کہ اپنی بات کے اختتام پر پڑھے۔ سبحان ربک الخ ⊖